بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
روزنامہ
الفضل
قادیان
یوم دوشنبہ
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۲۸ ماہ وفا ھ ۲۶ ش ۱۳	۹ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ھ	۲۸ جولائی ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۷۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج نو بجے صبح معہ خدام لاہور سے تشریف لائے۔ حضور کے متعلق آج ۱/۲ ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو عصر کے بعد ضعف کی شکایت ہوگئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بھی ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کیپٹن ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کے ہاں ۲۵ جولائی بروز جمعہ لڑکی تولد ہوئی اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے آج اپنے لڑکے شیخ مبارک احمد صاحب دعوت ولیمہ دی

سیٹھ ڈالمیا کی مسٹر جناح کو پیشکش

جناب سیٹھ رام کرشن صاحب ڈالمیا نے جو تقریر گئو کشی کو قانوناً ممنوع قرار دینے کے لئے کی ہے۔ اس میں مسٹر جناح سے بھی درخواست کی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے جذبات کے مدنظر پاکستان میں بھی اس کو ممنوع قرار دیں۔ اور اس کے عوض میں آپ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ہندوستان میں سؤر کو کھانا ممنوع قرار دے دیا جائے گا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ہم اس سادگی کا کیا جواب دیں مسلمانوں کو قطعاً اس بات پر کبھی اعتراض نہیں ہوا۔ اور نہ ازرو ئے اسلام ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم سور کا گوشت کیوں کھاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے اس کا کھانا حرام قرار دیا ہے جو مسلمان ہے وہ اس حکم کی پابندی کرتا ہے۔ اور اس کو اپنی یا مسلمانوں کی ذات تک ہی محدود سمجھتا ہے۔ اس بات میں اس کو ذرا دلچسپی نہیں۔ کہ کوئی دوسرا اس کو کیوں استعمال کرتا ہے اور گو مسلمان چاہتا ہے کہ دوسری اقوام بھی اس گندے و بے غیرت جانور کا گوشت استعمال کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ آجکل جو بے غیرتی یورپ میں پھیل رہی ہے۔ اس کا بہت بڑا باعث سور کا گوشت ہی ہو۔ اور اگر اس کا استعمال چھوڑ دیا جائے۔ تو شائد ان کے اخلاق کی اصلاح ہو جائے۔ مگر اسلام اجازت نہیں دیتا۔ کہ سوائے مسلمانوں کے جس نے خوشی سے اس شریعت کو قبول کیا ہے کسی دوسرے کو اس کے ترک پر مجبور کیا جائے۔ جس طرح کہ سیٹھ ڈالمیا صاحب قانوناً گئو کشی بند کرانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اسلام کے نقطۂ نظر سے مسٹر ڈالمیا کی پیشکش گئو کشی کے سوال پر اثر انداز نہیں ہو سکتی عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک گائے بھی دوسرے جانوروں کی طرح ایک معمولی جانور ہے۔ اور اس کو کوئی خاص تقدس حاصل نہیں۔ وہ اس کا گوشت اسی طرح استعمال کرتے ہیں۔ جس طرح بھیڑ یا بکری کا۔ یہ ہندوؤں کی زبردستی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں عیسائیوں یا دوسری اقوام کو جو اس کو بطور خوراک استعمال کرنا جائز ہی نہیں۔ بلکہ صحت کے لحاظ سے ضروری سمجھتے ہیں۔ محض اپنے غیر معمولی جذبات کی خاطر دوسروں پر جبر کریں۔ کہ وہ اس کو کھانا چھوڑ دیں۔ پاکستان کیا ہندوستان کی گورنمنٹ کو بھی زیبا نہیں۔ کہ وہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب کرے۔ جس طرح کہ بعض ہندو ریاستیں کر رہی ہیں۔ اور ناحق دوسروں کی حق تلفی کی جا رہی ہے اگر ہندوستان میں ذبح گاؤ قانوناً ممنوع قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک شدید قسم کا ظلم ہے۔ بلکہ ایسا ظلم ہے۔ کہ جس کو بند کرانے کے لئے دوسرے ملکوں پر بھی جبر کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح تمام دنیا سے جنگ چھیڑی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ہندوؤں کی قسم کی گئو رکھشا اتنی ہی اہم ہے۔ کہ اس کو بند کرانے کے لئے ڈالمیا جیسے مہا پرش اپنی اور اپنے خاندان کی جان دینے اور اپنا تمام مال و متاع ضائع کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ تو ضروری ہے کہ نہ صرف ہندوستان کو بلکہ دوسرے ممالک کو بھی اس کے لئے مجبور کیا جائے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی انگریزی عہد حکومت میں سیٹھ ڈالمیا نے ایسی دھمکی نہیں دی۔ اور نہ ان سادھوؤں نے اس قسم کے مظاہرے کئے۔ جس قسم کے اب وہ کر رہے ہیں۔ اب چونکہ ہندوستان پر کانگرسیوں کی حکومت قائم ہو رہی ہے۔ جو زیادہ تر اونچ جاتیوں کے ایجنٹ ہیں۔ یہ سوال اس لئے اٹھایا گیا ہے۔ کہ وہ چونکہ اپنے ہی ہیں۔ ان پر ایسے مظاہروں اور دھمکیوں کا ضرور اثر ہوگا۔ اور ایک گروہ کے ذاتی جذبات کے لئے باقی تمام اقوام کے جذبات کو نظر انداز کر دیا جائیگا۔ کیا یہ صریح بے انصافی نہیں ہے؟ سیٹھ ڈالمیا اور آپ کے دیگر ہمخیالوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کی کثیر آبادی گائے کے متعلق وہ جذبات نہیں رکھتی۔ جو اونچ جاتی ہندو رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح اس ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو ہر طرح کے گوشت کھانا مہا پاپ سمجھتے ہیں۔ پھر ایسے بھی ہیں۔ جو بعض قسم کی سبزیاں نہیں کھاتے۔ کیا وجہ ہے کہ ان مختلف قسم کے گروہوں کے جذبات کا اسی طرح احترام نہ کیا جائے۔ جس طرح سیٹھ صاحب کے جذبات کا۔ اور اس کمی خوراک کے زمانے میں لوگوں کو بھوکا نہ مار دیا جائے۔

مسلمان اگر سور کا گوشت نہیں کھاتے تو وہ اس لئے نہیں۔ کہ وہ اس کو قابل پرستش سمجھتے ہیں۔ اور اس کو کھانا پاپ خیال کرتے ہیں۔ لیکن

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

ہندو گائے کو قابل تعظیم سمجھ کر ایسا کرتے ہیں۔ اگر اس طرح ہر ایک کے جذبۂ تعظیم کے لئے قانوناً چیزوں کا استعمال بند کرا دینے کا ہندوؤں کو حق ہے۔ تو جینیوں کو جو ہر جاندار کو قابل تعظیم سمجھتے ہیں۔ کیوں حق نہیں۔ کہ وہ ہر جاندار کی ہتیا کو قانوناً بند کرائیں۔ پھر جو پیپل وغیرہ درختوں کو پوجتے ہیں۔ وہ ان درختوں کا کاٹنا کیوں نہ قانوناً ناجائز قرار دلائیں۔ آخر اس فرق کی کوئی وجہ تو ہونی چاہیئے۔ باقی رہا اقتصادی نقطۂ نظر تو اس کے لئے اتنا ہی عرض کرنا کافی ہے۔ کہ بھینس گائے سے بدرجہا زیادہ مفید ہے۔ اور دوسرے ممالک اور خود ہندوستان باوجود گؤ کشی کے اب تک کیسے گزارا کرتا رہا ہے؟

الفضل میں اشتہار دینے والے احباب کو اطلاع

آئندہ الفضل میں اشتہارات ایک خاص سکیم اور پروگرام کے مطابق شائع ہو سکیں گے۔ اور صرف وہی لوگ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو قبل از وقت جگہ ریزرو کرلیں گے۔ اس امر کا امکان بہت کم رہ جائیگا۔ کہ کسی خاص موقعہ مثلاً جلسہ سالانہ یا مشاورت کے موقعہ پر اجرت ادا کرکے حسب ضرورت اشتہار کے لئے جگہ حاصل کی جاسکے۔ جو دوست چاہیں وہ آئندہ سال کے لئے معاہدہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں انہیں مقررہ کمشن بھی مل سکے گا۔ ایسے تمام معاہدات جو کئے جائیں گے۔ وہ لازماً ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء کو ختم ہو جائیں گے۔ اشتہارات کے عام صفحات میں اشتہار شائع کرنے کے نرخ حسب ذیل ہیں:-

¼ کالم	ایک دفعہ	۵-۰-۰
½ کالم	؍؍	۹-۰-۰
ایک کالم	ایک دفعہ	۱۶-۰-۰
نصف صفحہ	ایک دفعہ	۳۰-۰-۰
پورا صفحہ	ایک دفعہ	۵۰-۰-۰

ریڈنگ میٹر

¼ کالم	ایک دفعہ	۷-۰-۰
½ کالم	ایک دفعہ	۱۲-۰-۰
ایک کالم	ایک دفعہ	۲۷-۰-۰
نصف صفحہ	ایک دفعہ	۴۰-۰-۰
پورا صفحہ	ایک دفعہ	۷۰-۰-۰

آخری صفحہ

¼ کالم	ایک دفعہ	۹-۰-۰
½ کالم	ایک دفعہ	۱۵-۰-۰
ایک کالم	ایک دفعہ	۲۷-۰-۰
نصف صفحہ	ایک دفعہ	۵۰-۰-۰
پورا صفحہ	ایک دفعہ	۹۰-۰-۰

پہلے صفحہ پر -/۸/۲ روپے فی مربع انچ کے حساب سے اشتہارات شائع ہو سکتے ہیں۔ (مینیجر اشتہارات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے سلسلہ میں بعض اور روایات

(۴)

(۱)

اخبار الفضل میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی درباہ لاہور کا جو اعلان ہوا ہے۔ اس کے متعلق عاجز بھی ایک روایت حضرت والد صاحب کی تحریر کرتا ہے۔

ہمارے والد صاحب بابو محمد امین صاحب مرحوم آف لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ریلوے میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہونے تک آپ لاہور ہی میں رہے۔ ہم سب بہن بھائیوں نے جبکہ ہم چھوٹے ہی تھے۔ والد صاحب سے عرض کی۔ کہ آپ جو اتنی رقم مکان کے کرایہ کی ادا کرتے ہیں۔ کیوں نہ آپ یہاں پر ایک مکان بنا لیں۔ اور مستقل رہائش رکھیں۔ آپ نے بڑی متانت سے کہا۔ کیا تم لوگ نہیں جانتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ لوگ کہا کریں گے کہ یہاں پر کبھی لاہور ہوا کرتا تھا۔ اور اکثر اسی پیشگوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ لاہور تباہ ہو جائیگا۔ چنانچہ آپ نے اپنا مکان لاہور کی بجائے قادیان میں بنایا۔ (خاکسار چودھری) محمد شریف آف دار الفضل قادیان حال سرینگر کشمیر)

(۲)

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت تحریری ۱۹۰۲ء میں کی تھی۔ اور دستی بیعت اگست ۱۹۰۳ء میں کی تھی۔ لاہور کی تباہی کی بابت اس وقت سے سنتا آرہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ لوگ کہیں گے۔ کہ یہاں کبھی لاہور تھا۔ چنانچہ جب کبھی میں لاہور جاتا اور لاہور کی شان و شوکت کو دیکھتا۔ تو معاً مجھے حضور انورؑ کی پیشگوئی یاد آجاتی۔ اور خیال آجاتا۔ یا مولا! کس طرح حضورؑ کی پیشگوئی پوری ہوگی۔ اور یہ پیشگوئی اسی حالت میں بھی اکثر وہاں اپنے رشتہ داروں کو سناتا۔ مگر قبل ازیں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے یہ سامان بیان کئے جاتے تھے۔ کہ لاہور کے نیچے گندھک کی کان ہے۔ جو دریائے راوی کے پانی سے ٹھنڈی رہتی ہے۔ اور پھٹتی نہیں۔ اور جب راوی کا پانی خشک ہو جائیگا۔ نہروں کے نکالنے سے یا کسی اور وجہ سے۔ تو وہ گندھک کی کان پھٹ جائیگی۔ اور لاہور تباہ ہو جائیگا۔ مگر اب اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کی پیشگوئی پورا کرنے کے اور سامان پیدا کر دیئے۔ میں حلفاً بیان کرتا ہوں۔ کہ یہ میری تحریر میرے شنیدہ واقعات کے بالکل موافق ہے۔

(سید ناظر حسین آف کالووالی سیداں ضلع سیالکوٹ)

قادیان دار الامان

اے قادیاں اے قادیاں یہ تیرے نظارے
ہیں اہلِ نظر کے لئے فطرت نے نکھارے
ہر ذرۂ خاکی ترا شاہد ہے کہ تجھ میں
اللہ کے پیغام فرشتوں نے اتارے
ہر سمت وہ بے لاگ مروت کی ادائیں
اللہ وہ بے لوث محبت کے نظارے
وہ چشم و چراغ احمدِ مامور کے گھر کے
پلتے ہیں تری گود میں وہ نور کے پارے
سر تا بہ قدم عشق مسیحا کے صحابہ
وہ چرخِ نبوت کے درخشندہ ستارے
ہر شام تری محفلِ محمود سے روشن
وہ موجۂ عرفان وہ کوثر کے کنارے
اے اہلِ جہاں آؤ ذرا تم بھی تو دیکھو
کس طرح خدا کرتا ہے بندوں کو اشارے
ہر چند ہیں ناہید جدا ایسے ہی در و بام
محبوب کی بستی کے در و بام ہیں پیارے

(بیگم سلطان ناہید)

ایک لاپتہ کی تلاش

خواجہ محمد ایوب صاحب صابر احمدی سری نگر کے صاحبزادے محمود احمد صاحب گذشتہ دنوں لاہور کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ مگر اس کے بعد ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ لاہور و کراچی کے احمدی دوستوں سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ وہ محمود احمد صاحب کا پتہ کرنے کی سعی کریں۔ اور اگر پتہ چلے۔ تو مولوی عبد الغفار صاحب مدیر اصلاح سری نگر کشمیر کو اطلاع دیں۔

درخواست دعا

اس عاجز کے ماموں خان ظفر الحق خاں صاحب جھنگ میں بعہدہ ڈپٹی کمشنر تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔ میں احباب کرام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کی جائے۔ کہ ماموں صاحب مکرم ممدوح کے لئے یہ تبدیلی بابرکت ہو۔ آمین۔ (خاکسار صالح احمد دار الفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

96

"پیغام صلح" کے استفسار کا جواب

اہل پیغام خود جعفری صاحب کے متعلق فتوے دیں

از مولانا ابو العطاء صاحب

اخبار پیغام صلح نے ایک شخص جعفری صاحب کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ سے استفسار کیا ہے کہ

"کیا قادیانی حضرات بتلائینگے۔ کہ وہ جعفری صاحب کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں۔ وہ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ ایسا شخص کوئی موجود نہیں۔ جو مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں سے ہو۔ اور وہ مرزا صاحب کو پھر بھی سچا مسلمان جانتا ہو۔ میرے نزدیک ایک بڑی شخصیت ان کے سامنے ہے۔ جو منافق نہیں لالچی نہیں۔ بے خبر نہیں۔ کوئی اس پر دباؤ نہیں۔ لیکن وہ اپنے عزیزوں کے خلاف تو تبع حضرت مرزا صاحب کو مجدد تک تسلیم کرتا ہے۔" (پیغام صلح ۹ جولائی ۱۹۴۷ء)

جعفری صاحب کے جو حالات اس اقتباس میں درج ہیں۔ ان میں انہیں ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہ ماننے والا قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف انہیں حضور کو مجدد ماننے والا بتلایا گیا ہے۔ نیز یہ جملہ حالات ایک پیغامی نامہ نگار نے ذکر کئے ہیں جو حسب ارشاد ربانی محتاج تحقیق ہیں جماعت احمدیہ کا فتوے ایسے اشخاص کے متعلق وہی ہے۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے حضور علیہ السلام لکھتے ہیں:۔

"اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے۔ اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کردیں۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لونگا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شائبہ نہ پایا جائے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

اہل پیغام بتائیں کہ جناب جعفری صاحب نے ان شرائط کو پورا کردیا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو خدارا سوچیں کہ انہوں نے گزشتہ ۳۳ سالہ عرصہ اختلاف میں جماعت احمدیہ کے اس مطالبہ کے خلاف کونسی مثال پیش کی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر بھی ہو۔ اور اس نے حقیقۃ الوحی کی عبارت کی شرط کو پورا کردیا ہو؟ جعفری صاحب کا نام اس جگہ پیش نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ پیغامی مضمون نگار نے خود لکھا ہے کہ

"میں نے کہا جعفری صاحب آپ کو علم ہے۔ کہ سچ کو جھوٹ کہنے والا آدمی خود جھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے [illegible] مسلمان کو کافر کہتے ہیں وہ کیا ہیں؟ [illegible] تب جعفری صاحب نے کہا کہ آپ مجھ سے اب کیا ان لوگوں کو برا کہلوانا چاہتے ہیں۔ آپ مجھ سے کسی کو برا نہ کہلوائیے اس پر بات چیت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔" (پیغام صلح ۹ جولائی)

ان حالات میں جعفری صاحب کے متعلق کس طرح دعوے کیا جاسکتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقررہ مطالبہ مندرجہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵ کو پورا کردیا ہے۔ وہاں تو ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے بذریعہ مطبوعہ اشتہار یہ شائع کرانا مطلوب ہے۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ مگر یہاں اشتہار اور نام کی تصریح تو کجا اجمالی طور پر زبانی قول سے بھی انکار ہے۔ کوئی منصف مزاج غیر مبایع دوست بتائیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی روشنی میں جعفری صاحب کے متعلق ان کے مذکورہ بالا بیان پر کیا فتوے دیتے ہیں۔ الفاظ واضح ہیں اور معاملہ بالکل صاف ہے۔ صرف انصاف شرط ہے کیا کوئی غیر مبایع دوست جرأت کرسکتا ہے [illegible]

مسلمانوں کی بدحالی وبے چارگی کا واحد علاج

از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی

(۱)

وہ قوم جسے اللہ تعالےٰ نے مملکت روحانیہ کے تاج سے سرفراز فرمایا تھا۔ جو دیگر اقوام عالم سے ایک گونہ سبقت لے گئی تھی جس کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ اس سے بڑی بڑی طاغوتی طاقتیں لرزہ براندام تھیں۔ جس کا نظام اور کام عدیم المثال قرار دیا جاتا تھا۔ ہاں وہی قوم جسے سرور دوجہان حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بدولت ایک ایسا بلند وارفع مقام عطا کیا گیا تھا۔ کہ جس پر ملائکۃ اللہ بھی رشک کرتے تھے۔ آج اس قوم کی بدحالی وبے چارگی کی داستان ایسی روح فرسا داستان ہے کہ غیر تو غیر اس کے اپنے لیڈر اس کی خستہ حالی دیکھ کر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "اہلحدیث" مجریہ ۱۸ جولائی صفحہ پر لکھا ہے۔

"قارئین عظام! اتحاد واتفاق تنظیم و یکجہتی میں مسلمان بہت بہت پیچھے گرے ہوئے ہیں۔ ہماری قوم میں جسقدر اختلاف اور پھوٹ فرقہ بندی اور نااتفاقی ہے ہندوؤں میں ہے نہ سکھوں میں۔ عیسائیوں میں ہے نہ دنیا کی کسی قوم میں۔ غرضیکہ ساری قومیں متحد اور متفق ہوکر اپنے سیاسی اور مذہبی مقاصد اور ملی مفاد کے حاصل کرنے میں کوشاں اور منہمک ہیں۔ مگر آہ! ایک ہم ہیں کہ نہ ہماری سیاسی پارٹیاں متحد ہیں۔ اور نہ مذہبی انجمن۔ نہ عوام میں اتفاق ہے اور نہ خواص میں اتحاد۔ کیا اچھا کہا ہے شاعر نے

ترقی کر رہی ہیں اور قومیں علم و حکمت میں
ہماری قوم لیکن مبتلائے خواب غفلت ہے
جو میں دو بھائی تو ہے ایک کا اک دشمن جانی
نہ آپس میں محبت ہے نہ باہم ربط الفت ہے
ستائش کس کو اف! غم و آلام کا اپنے
طبیعت میں مسلمانوں کی کیا جوش حمیت ہے"

ان سطور کا ایک ایک لفظ اس امر کا آئینہ دار ہے کہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا ہے ان کی رہی سہی عزت خاک میں مل گئی۔ آج مسلمان نہ تو سیاسی اعتبار سے اور نہ ہی مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک سلک میں منسلک ہیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ یاس و نا امیدی کے بادل ان پر امڈے آرہے ہیں۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر جبکہ سینکڑوں برسوں سے مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے بیسیوں پروگرام عمل میں لائے گئے۔ درجنوں سکیمیں عالم وجود میں آئیں۔ لاکھوں روپیہ اصلاح قوم پر صرف ہوا۔ ہمارے علماء حضرات نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح قوم مسلم پستی کے عمیق گڑھے سے نکل کر بام رفعت تک پہنچے۔ پھر وجہ کیا ہے کہ مسلمان بجائے پہلی سی شان و شوکت کے حاصل کرنے کے اور بھی مصائب و آلام کا شکار نظر آرہے ہیں۔ اور کوئی دن ایسا نہیں آتا جو ان کے لئے حقیقی اور دیرپا خوشی و شادمانی کا پیغام لائے۔

سچ پوچھو تو اس کی اصل وجہ امام موعود کا انکار ہے جس کے قبول کرنے سے مسلمانوں کی دینی اور دنیوی ترقیات وابستہ تھیں۔ جسے اللہ تعالےٰ نے بروقت قادیان کی مقدس سرزمین میں مبعوث فرمادیا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہیگا۔ وہ کاٹا جائیگا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔" (اشتہار ۲۴ مئی ۱۹۰۰ء)

پس مسلمان بحیثیت مجموعی اگر چاہتے ہیں کہ ان کی کھوئی ہوئی عزت از سر نو انہیں حاصل ہوجائے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ خدا کے فرستادہ کی آواز پر کان دھریں کیونکہ اس کے حقیقی اور عالمگیر کامیابی کا منہ دیکھنا ان کے لئے امر محال ہے۔ یقین جانئے کہ آئندہ احمدیت کا نظام ہی دنیائے آدم کے لئے لائحہ عمل ثابت ہوگا اور اس روحانی نظام کے نتیجہ میں اسلام اکناف عالم میں اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پھیل جائے گا۔ اور شیطان الرجیم کی حکومت کا خاتمہ ہوگا انشاء اللہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۶)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات پر بزرگان سلسلہ کے تاثرات

(۶)

(از جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اپنی خوابوں کے عین مطابق پورے چھیاسٹھ سال کی عمر میں نہ ایک دن کم نہ ایک دن زیادہ۔ جولائی کے مہینہ میں جمعہ کے روز مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اور اپنے بیشمار مداحوں کو غمگین اور محزون چھوڑ گئے۔ اگرچہ وہ تو اپنے تئیں عالم برزخ میں ہی جانے والا کہہ کر ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ مگر میرا ایمان ہے۔ کہ مطابق آیت یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ وہ اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل ہو چکے ہوں گے۔

میری غرض یہ چند سطور لکھنے سے حضرت میر صاحب مرحوم کی سیرت میں سے چند ان واقعات کو تحریر کرنا ہے۔ جو گو ان کے لئے تو معمولی تھے۔ مگر ان میں سے بعض میری زندگی میں انقلاب پیدا کرنے والے تھے۔

اگرچہ میں جب ۱۹۰۰ء کے دسمبر میں قادیان پہلی دفعہ آیا۔ اور بیعت کی میرا خیال ہے کہ میں نے تب ہی ان کو دیکھا مگر زیادہ واقفیت اور محبت کے ازدیاد کے مواقع بعد میں نصیب ہوئے۔ ان کو قریب سے ملنے کا موقعہ مجھے اس وقت پیش آیا۔ جب وہ لاہور کے بڑے ہسپتال میں ہوس سرجن تھے۔ میں اپنے برادرزادہ کو لے کر گیا۔ جس کی آنکھوں میں ککرے تھے۔ میر صاحب نے ان کو کلوروفارم سے بیہوش کر کے عمل جراحی کیا۔ میں پاس کھڑا تھا۔ محبت اور رقت قلب کی وجہ سے عمل جراحی دیکھ کر میں بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آئی تو میں بھی ایک میز پر پڑا ہوا تھا۔ اور حضرت میر صاحب مجھ کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جلدی ہی مجھے ہوش آ گئی۔ تو میر صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر تم ایسے ہی بہادر تھے۔ یا کیا کمزور دل تھے تو ساتھ ہی کیوں ٹھیرے تھے۔

اس کے بعد جب میں قادیان آتا تھا۔ تو ڈاکٹر عباداللہ صاحب مرحوم کے ساتھ جو میرے دوست تھے۔ عموماً میر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ پھر حضرت میر صاحب امرتسر میں ہوس سرجن مقرر ہوئے۔ تو ان سے راہ و رسم زیادہ بڑھ گئی۔ میرا برادر نسبتی بہت بیمار ہو گیا۔ کئی ڈاکٹروں کو دکھلایا۔ حتیٰ کہ دو سول سرجنوں کو بھی۔ وہ پھیپھڑے کا مرض بتلاتے رہے۔ میں نے حضرت میر صاحب سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے ازراہ مہربانی خود اس کو جا کر دیکھا۔ اور ایک منٹ میں کہہ دیا۔ کہ اس کے اندر تمام پیپ پڑی ہوئی ہے۔ ہم نے کہا۔ آپ کے سول سرجن نے تو اور مرض بتلائی ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ میرے ساتھ ان کو بلایا جائے۔ چنانچہ بلایا گیا۔ سول سرجن صاحب حضرت میر صاحب کے دلائل سے فوراً قائل ہو گئے۔ اور اس مریض کا اپریشن کیا گیا۔ جس سے چھ سات سیر پیپ نکلی۔ مرض بہت بڑھ چکا تھا۔ حضرت میر صاحب نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ کہ گو صحت کی امید کم ہے۔ مگر اس وقت بجز اپریشن کے اور کوئی علاج نہیں۔ گو وہ مریض جانبر نہ ہو سکا۔ مگر حضرت میر صاحب کی ذہانت اور قابلیت کا لوہا سب کو ماننا پڑا۔

پھر جب میں گورداسپور میں تھا۔ تو قادیان کے اکثر دوست جب وہاں کسی کام کو جاتے تھے۔ تو میرے پاس ٹھیرا کرتے تھے۔ ایک روز جو میں صبح کو بیٹھک میں آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ایک پاکیزہ بستر میں آرام سے سوئے پڑے ہیں۔ نوکر سے پوچھا۔ کون صاحب ہیں۔ تو اس نے کہا مجھے اتنا معلوم ہے۔ قادیان سے آئے ہیں۔ اور سو رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ آپ کو جگاؤں۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ مجھے صرف چارپائی دے دو۔ اور ان کو بے آرام نہ کرو۔ میں نے آگے بڑھ کر دیکھا۔ تو حضرت میر صاحب تھے۔ جب جاگے تو میں نے پوچھا۔ مجھے جگایا کیوں نہ۔ تو نہایت سادگی سے فرمایا۔ مجھے صرف سونا تھا۔ جگہ مل گئی۔ بستر میرے ساتھ تھا۔ آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ بھی فرمایا کہ ہمارے ہاں دستور ہے کہ جب کبھی باہر جائیں۔ تو اپنا بستر ہمیشہ ساتھ لے جاتے ہیں۔ اس سے ایک تو میزبان خواہ مخواہ کی پریشانی اور تکلیف سے بچ جاتا ہے۔ دوسرے اپنی مرضی کے مطابق بستر مل جاتا ہے۔ لوگ ہر مہمان کے لئے الگ الگ بستر تو مہیا نہیں کر سکتے۔ اور مہمان مختلف طبیعت اور صحت کے ہوتے ہیں۔ اس سے انسان کئی کاوشوں اور بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

پھر گورداسپور کا ہی ذکر ہے۔ کہ حضرت میر صاحب کی رخصت ختم ہوئی۔ تو ابھی ان کے کسی جگہ پوسٹنگ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ان کو کہا گیا۔ کہ آپ گورداسپور ہسپتال جنرل ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ جب انہوں نے مجھ کو یہ بتلایا۔ تو میں نے کہا۔ یہ تو پولیس کی "لین حاضری" ہوئی۔ یہ اصطلاح آپ کو بہت پسند آئی۔ اور مدت تک محبت سے اس کا ذکر کرتے رہے۔ انہی دنوں میں وہ واقعہ پیش آیا۔ جو بالخصوص میرے لئے ان سطور کے لکھنے کا محرک ہوا ہے۔ میں نے حضرت میر صاحب سے عرض کیا۔ یہاں کے اسسٹنٹ سرجن سے لوگ مطمئن نہیں۔ اگر آپ کچھ کوشش کریں۔ تو آپ یہیں لگ جاویں۔ فرمایا میں کیوں کوشش کروں۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ میں نے کہا قادیان کے قریب رہیں گے۔ ہر ہفتہ کے روز بائیسکلوں پر ہی قادیان جایا کریں گے۔ اتوار وہاں گزار کر سوموار کو آ جایا کریں گے۔ فرمایا مجھے کیا معلوم ہے۔ کہ قادیان کے قریب رہنا یا اس طرح قادیان جانا ضرور میرے دین و دنیا کے لئے مفید ہوگا۔ میں تو وہاں ہی رہنا چاہتا ہوں۔ جہاں میرا خدا مجھے رکھے۔ وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ کہ میرا کہاں رہنا مفید ہے۔ اس سے نہ صرف میرا منہ بند ہو گیا۔ بلکہ یہ بات ایسی میرے دل میں اتر گئی۔ کہ بعد کی زندگی میں میرے بہت کام آئی۔ اور بعد میں جب بسلسلہ ملازمت میرے تبادلے دور دور ہوئے۔ تو مجھے کوئی صدمہ نہیں ہوا۔ اور میں عموماً یہی سمجھتا رہا۔ کہ جہاں میرا مولا مجھے رکھے۔ وہی جگہ مفید ہے۔ اس طرح حضرت میر صاحب کی بات سے مجھے بڑا روحانی فائدہ پہنچا۔ جب میرا ملازمت سے انقطاع ہوا۔ تو قادیان اور گھر سے دور جانے کی وجہ سے مجھے کچھ غم ہوا۔ مگر بعد میں میں نے محسوس کیا کہ میری غلطی تھی۔ اور سچی بات وہی تھی۔ جو حضرت میر صاحب نے فرمائی تھی۔

جب میں قادیان میں پنشن لے کر آ گیا۔ تو حضرت میر صاحب سے اکثر ملنے کا اتفاق ہوتا۔ اور وہ ہمیشہ محبت سے ملتے اور مشفقانہ سلوک کرتے۔ کوئی تین سال کی بات ہے۔ کہ میرے لڑکے عبد... کے کان میں سخت درد کئی دن رہا۔ علاج کروائے۔ فائدہ نہ ہوا۔ آخر میں اس کو حضرت میر صاحب کی خدمت میں لے گیا۔ بچے کی بیماری کا ان کو پہلے ہی شیخ فضل احمدؐ صاحب کی زبانی علم ہو چکا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ سنا ہے آپ کے کسی بچے کو تکلیف تھی۔ میں نے کہا یہ بچہ ہے اس کے کان میں بے چین کرنے والی درد ہے۔ حضرت میر صاحب نے ہاتھ سے کان پکڑ کر دیکھا۔ اور ہسپتال کو چل پڑے۔ ہم ساتھ ہو لئے۔ پہلے اس کے کان کا معائنہ ہو چکا تھا۔ مگر نہ معلوم میر صاحب نے فوراً کس طرح مرض کو دیکھ لیا۔ وہاں جا کر ایک مختصر سا آلہ لیکر جو کھرپا سا تھا اس کے کان کو اندر سے چھیلنا شروع کیا۔ جس سے کچھ خون وغیرہ نکلا۔ لڑکا درد سے اوئی اوئی کرنے لگا۔ اس کی عمر اس وقت بیس سال کے قریب تھی۔ اور وہ خدام الاحمدیہ کا سرگرم ممبر ہے۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر حضرت میر صاحب نے کہا۔ یہ لوگ ہیں جو اپنی مجلسوں میں بیٹھکر ڈینگیں مارتے ہیں۔ کہ ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ اور یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ یہ ذرا سی درد کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو اور کیا کام کریں گے۔ اس غیرت دلانے والے کلمہ کا بچے پر ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ خاموش ہو گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا ایسا فضل ہوا۔ کہ اس کا درد بھی بالکل جاتا رہا۔

تین ماہ کے قریب ہوئے کہ اس بیماری کے دوران میں ہی میں ایک دن بمع شیخ فضل احمدؐ صاحب اور ماسٹر خیرالدین صاحب

کے حضرت میر صاحب کی خیریت پوچھنے کو گیا۔ اُس سے پہلے دن سنا تھا۔ کہ اُن کو بہت تکلیف رہی تھی۔ خبر پا کر آپ باہر تشریف لے آئے۔ اور محبت سے باتیں کرتے ہوئے میرے گھر کے قریب تک جو ریلوے سٹیشن کے پاس جا پہنچے۔ بھائی عبد الرحیم صاحب اور مولوی عبد اللطیف بہاولپوری صاحب بھی ساتھ ہو لئے۔ سڑک پر میرے گھر کے پاس پہنچکر فرمایا۔ اب آپ گھر جائیں۔ میں نے عرض کیا۔ کچھ آرام فرمائیں۔ کچھ ناشتہ کریں۔ فرمایا میرے لئے بیٹھنا یا لیٹنا مشکل ہے۔ کھانا بھی کچھ نہیں جاتا۔ پھر دوسرے دوستوں کے ساتھ واپس چلے گئے۔ حضرت میر صاحب رحمت۔ فیض اور مجسم محبت تھے۔ اور معرفت شریعت اُن پر منکشف تھا۔ نہایت صاف اور سیدھے قول سدید کہنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی بے شمار رحمتیں کرے۔

خاکسار مولا بخش ٹھیکیدار ریٹائرڈ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان۔

ایک غیر احمدی دوست کا خط

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم۔ میں اہل سنت و الجماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ مگر مجھے مرزا محمود صاحب کی تقاریر پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ پیشتر ازیں چند ایک قادیانی دوستوں کی وساطت سے اخبار الفضل کا مطالعہ کر لیا کرتا تھا جس میں کہ مرزا صاحب کے مضامین عموماً چھپتے رہتے ہیں۔

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا جو سلسلہ آپ نے شروع کیا ہے ویسے ہم لوگ یہ اہل سنت والجماعت نہیں کر سکتی۔

میں نے مرزا صاحب کی کافی سے زیادہ تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اور ابھی پرسوں اُن کی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" ختم کی ہے۔ مرزا صاحب کی تحریر میں کافی سوز و گداز پایا جاتا ہے اور اس میں لوگوں کے لئے کافی سبق موجود ہے

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداروں کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی تغیر و تبدل ہو تو اس کی اطلاع نظارت علیا کو دے کر منظوری حاصل کی جائے۔ (ناظر اعلیٰ)

دوالمیال

سیکرٹری تبلیغ۔ ملک علی محمد صاحب
" امور عامہ و خارجہ۔ ملک مولا بخش صاحب پنشنر
" مال: ملک عبد اللہ خان صاحب
آڈیٹر:۔ ماسٹر ملک عبد اللہ خان صاحب پنشنر
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مولوی عبد المجید صاحب
" وصایا: ملک ستار محمد صاحب
" ضیافت: ملک فضل الٰہی صاحب

شورت

پریذیڈنٹ:۔ خواجہ عبد الغنی صاحب ڈار
سیکرٹری تبلیغ: خواجہ غلام محمد صاحب بوگام
" مال " غلام صاحب لون
" تعلیم و تربیت " عبد الغنی صاحب
" ضیافت " عبد الوہاب صاحب آہنگر
امین " عبد الغفار آہنگر صاحب

میانی ڈوگراں

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری سرور احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب
" مال:۔ " رحیم بخش صاحب
" تعلیم و تربیت، حسن محمد صاحب
" وصایا " "
" امور عامہ " کریم بخش صاحب

چک ۱۲/ الف سندھ

سیکرٹری تبلیغ:۔ میاں مہر الدین صاحب
" تعلیم و تربیت " چوہدری مولا بخش صاحب
جنرل سیکرٹری:۔ محمد یوسف صاحب
سیکرٹری مال:۔ صوفی غلام محمد صاحب
" وصایا } چوہدری رحیم بخش صاحب
" امور عامہ } " "
آڈیٹر:۔ " محمد یوسف صاحب
سیکرٹری ضیافت " مولا بخش صاحب
امین:۔ عبد العزیز صاحب خالد

ڈیرہ لمری

پریذیڈنٹ:۔ شیخ عبد الغنی صاحب

کوئٹہ

سیکرٹری تبلیغ:۔ محمد حسینی جان صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ ماسٹر عبد الکریم صاحب
" امور عامہ و خارجہ:۔ ملک کرم الٰہی خان صاحب
" وصایا:۔ احمد الدین صاحب
" مال و محاسب قاضی محمد شریف الدین صاحب
" تالیف و تصنیف:۔ شیخ فضل حق صاحب
" ضیافت:۔ مرزا محمد صادق صاحب
آڈیٹر:۔ شیخ محمد شریف صاحب

کنہ پورہ

پریذیڈنٹ:۔ خواجہ غلام محمد صاحب پڈر
وائس پریذیڈنٹ:۔ عبد الصمد صاحب
" سیکرٹری تبلیغ:۔ غلام محمد صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ محمد عبد اللہ صاحب نون
" مال:۔ ماسٹر محمد رمضان صاحب

منٹگمری

سیکرٹری مال:۔ ملک نذیر احمد خان صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب
" امور عامہ و خارجہ۔ چوہدری محمد شریف صاحب
" ضیافت:۔ ماسٹر محمد یوسف علی صاحب
آڈیٹر:۔ بابو فیض محمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب

ٹوبہ ٹیک سنگھ

پریذیڈنٹ محمد سعید صاحب
سیکرٹری مال میاں مہر الدین صاحب
" تبلیغ منشی حسین بخش صاحب
" تعلیم و تربیت محمد سعید صاحب

گوہڑ نتھے خان

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری نتھے خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ " بشیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت " غلام احمد صاحب
" امور عامہ " سردار محمد صاحب

ڈلہوزی

پریذیڈنٹ:۔ ملک عمر علی صاحب
سیکرٹری مال و وصایا:۔ بابو برکت اللہ صاحب
" تبلیغ و امور عامہ:۔ مرزا نذیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی غلام نبی صاحب مصری

رینالہ خورد (منٹگمری)

پریذیڈنٹ چوہدری فضل الٰہی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ مولوی احمد حسن صاحب
سیکرٹری دعوت و تبلیغ:۔ مولوی احمد حسن صاحب
" مال و محاسب:۔ منشی رحمت علی صاحب
" امور عامہ:۔ چوہدری ظفر احمد صاحب
و خارجہ " " "

فیروزپور

جنرل سیکرٹری:۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ بابو عبد الرحمٰن خان صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ بابو بشیر احمد صاحب
" امور عامہ و خارجہ:۔ چوہدری عبد الکریم صاحب
" وصایا:۔ بابو محمد بشیر صاحب
" مال:۔ بابو محمد لطیف صاحب تاجر
" تالیف و تصنیف بابو محمد اسمٰعیل صاحب
آڈیٹر:۔ بابو عبد العزیز صاحب
امین:۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب۔

تلاش گمشدہ

مورخہ ۲۴؍۷ کو صبح میرا لڑکا مسمی نصیر احمد جس کا حلیہ یہ ہے۔ چہرہ گول موٹی آنکھیں۔ عمر چودہ سال رنگ گندمی گوں۔ بچپنے میں بھولا سا۔ کہیں باہر گیا ہے۔ اب تک واپس نہیں آیا اگر کوئی صاحب اس کے متعلق صحیح اطلاع دلویں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس جزائے خیر کے مستوجب ہوں گے۔

(سیکرٹری انجمن احمدیہ ماسٹر مولا بخش سکول ماسٹر بورے والہ ضلع ملتان۔

نیز یہ لکھئے۔ کہ آپ کے مطبع میں جو حال ہی میں قرآن کریم مترجم ہدیہ غالباً ساڑھے گیارہ روپے) طبع ہوا ہے اس کے حاشیے پر مکمل تفسیر قرآن ہے۔ یا کہ خاص خاص مواقع پر تشریح کی گئی ہے۔ کیونکہ مجھے اس قرآن کے منگوانے کا بے حد شوق ہے۔ اگر اس کی تفسیر مکمل نہ ہو۔ تو آپ اپنے ہاں کی کسی دوسری تفسیر کا ہدیہ لکھیں تاکہ میں نقد رقم بھیجکر اپنی پہلی فرصت میں اسے منگوا سکوں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

الفضل روزانہ باقاعدہ پوسٹ ہوتا ہے

بعض دوست شکایت کرتے ہیں۔ کہ انہیں الفضل کے دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں قادیان سے الفضل روزانہ پوسٹ کیا جاتا ہے۔ ڈاک خانہ والوں کی سہولت کے لئے اب یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ قریباً ایک ہزار پرچہ گیارہ بجے تک دوسرا ہزار بارہ بجے تک اور باقی پرچہ ساڑھے بارہ بجے پونے ایک بجے تک ڈاک خانہ قادیان پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس سے ڈاک خانہ والوں کو سارٹ کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ اور وہ روزانہ سارا پرچہ روانہ کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھی اپنے کارکن قادیان کے ڈاکخانہ میں بھجوا کر میں نے اپنی تسلی بھی کی ہے۔ کہ ہمارے پرچہ کا کوئی حصہ یہاں کے ڈاک خانہ والے تو روک نہیں رکھتے میں نے تسلی کر لی ہے۔ کہ قادیان کے ڈاک خانہ والے کوئی ایسی بات نہیں کرتے۔ اس لئے اگر باہر دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ تو دفتر الفضل یا قادیان کے ڈاکخانہ کا قصور نہیں۔ بلکہ ایسا یا تو راستہ میں ہوتا ہے یا مکتوب الیہ کے ڈاک خانہ میں:-

اس شکایت کے رفع کرنے کے لئے بھی پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کی خدمت میں لکھا گیا ہے لیکن جب تک اس ادارات محکمہ کے انتظامات درست نہیں ہو جاتے اس قسم کی مشکلات جاری رہیں گی۔ (جنرل مینجر)

شکریہ احباب

میری لڑکی عزیزہ عائشہ سلطانہ عرف تانی کی وفات ۲۰ جولائی ۱۹۴۷ء کو ہوئی۔ بزرگان سلسلہ اور دوست احباب کی طرف سے ہمدردی کے بہت سے خطوط و تار موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً ان سب کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے بذریعہ اخبار الفضل ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین
خاکسار غلام رسول ٹھیکیدار محلہ دارالرحمت قادیان

فوری ضرورت ہے

آرائش کی۔ اچھا لباس انسان کی زینت ہے۔ ہمارے تیار کردہ بہترین۔ بالکل نئے ڈیزائن کے سفید و رنگین سلکی کپڑے اور ساڑھیاں دوپٹہ۔ رومال۔ مفلر۔ مشہدی لنگیاں وغیرہ منگانے کے نمونے معہ نرخنامہ طلب کریں۔ دوکانداروں سے خاص رعایت:-

مینیجنگ ویورس ہیومنیٹیریئن لدھیانہ

برف کی مشین برائے فروخت

۵ ٹن ایمونیا کمپریسر میسرز ایل سٹرن اینڈ کمپنی گلاسگو کا بنا ہوا جس کے ہمراہ ۱۰۰ ہارس پاور الیکٹرک موٹر آر۔ پی۔ ایم ۷۳۰ میسرز کرمپٹن پارکنسن انگلینڈ کی بنی ہوئی۔ تفصیلات کیلئے اے محمد یار ٹھیکیدار نظام اسٹیٹ ریلوے سکندرآباد کو لکھیں:-

مجلس خدام الاحمدیہ

مجالس کی طرف رسید بکوں کا مطالبہ ہو رہا تھا۔ چونکہ یہ تیار نہ تھیں۔ اس لئے بھجوانے میں دیر ہو گئی۔ اب مجالس کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رسید بکیں تیار ہو چکی ہیں۔ اپنی پہلی ختم شدہ کاپیاں پڑتال اور مکمل اندراجات کرنے کے بعد مرکز میں بھجوا کر نئی کاپیاں منگوائیں۔ سابقہ کاپیاں واپس

ایک نہایت نفع مند کام

پولیسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے اسلئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاءاللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں۔ اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ بصورت ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی انہیں کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہیں۔ جو پولیسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں

صاحبزادہ:- مرزا شریف احمد

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

حبّ زدجامِ عشق

تذکرہ صفحہ ۱۲۹ بحوالہ تریاق القلوب لکھا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت کمزوری لاحق ہوگئی۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپکو الہاماً بعض دوائیں بتائی گئیں۔ اور آپ نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں آپ کے مونہہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ دوا تیار کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس میں اس قدر برکت ڈالی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ ہر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی۔"

یہ دوائی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی روایت سے ثابت ہے۔

حبوب زدجامِ عشق

تھیں جو غیبی اشارہ کے ماتحت آپ نے استعمال فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ ملک فیروز خان نون کے دادا کا ذکر بیاض نورالدین حصہ اول ص۱۶۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ہمارے ایک اسّی برس کے دوست فتح خان رئیس (ملک فیروز خان نون کے دادا ناقل) بہت ملا کرتے تھے۔ میں نے انکو اصرار سے کہا کہ آپ شادی کرلیں انہوں نے کہا کہ ہمیں تو کبھی تحریک بھی نہیں ہوتی۔ . . . . . میں نے کہا کہ آپ یقین کریں کہ آپ کامیاب ہونگے۔ اور میں نے ایک مرکب بنا دیا۔ قدرت الٰہی ان کے گھر حمل ہوا۔ اور لڑکی تولد ہوئی۔ اور قریباً وہی دوائی پھر دی۔ تو اس سے پھر حمل ہوا۔ اور لڑکا پیدا ہوا۔ جواب اللہ کے فضل سے محمد حیات نام اکسٹرا اسسٹنٹ ہے۔ اور مجھے ہمیشہ اپنا چچا ہی لکھا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی حیاتی میں بہت برکت دے۔ کیونکہ میرے نہائت پیارے دوست کی یادگار ہے۔ ہمارے نواح کے گاؤں میں ہماری طب کا غیر معمولی چرچا پھیل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ نے اس بوڑھے رئیس کو جو مرکب استعمال کرایا تھا۔ اس میں وہی اجزا پڑتے ہیں۔ جو زدجام عشق میں ہیں۔

زدجام عشق مردانہ طاقت کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ چند گولیوں سے ہی انسان اپنے اندر غیر معمولی تغیر اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ اگر فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی واپس بھیجدیجئے۔ آپ کی رقم واپس آپ کو بھیجدی جائیگی۔ یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے۔ قیمت زدجام عشق ۶۰ گولی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ چودہ روپیہ معہ محصولڈاک۔ دواخانہ نورالدین رضؓ میں یہ گولیاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے قلمی بیاض کے مطابق تیار ہوتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

گیانی کرتار سنگھ کی گرفتاری اور رہائی

شیخوپورہ ۲۶ جولائی آج گیانی کرتار سنگھ اور ان کے بعض دیگر رفقاء کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ ننکانہ صاحب کے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے۔ جسے گورنمنٹ نے ممنوع قرار دے دیا ہے۔ آپ کو لاہور لا کر رہا کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سکھ لیڈر باوجود ممانعت کے اجتماع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کے قیام کا اعلان

نئی دہلی ۲۶ جولائی آج وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے قیام کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔ اسمبلی میں کل ۶۶ ممبر ہوں گے۔ جن میں سے ۴۴ بنگال کے ہیں۔ بنگال کے منتخب ممبروں میں مسٹر لیاقت علی خاں۔ مسٹر حسن شہید سہروردی۔ خواجہ ناظم الدین۔ ایم اصفہانی۔ مسٹر فضل حق۔ مولانا محمد اکرم مسٹر کرن شنکر رائے اور مسٹر جوگندر ناتھ منڈل کے نام قابل ذکر ہیں۔ مغربی پنجاب کے ممبروں میں مسٹر جناح۔ سردار عبد الرب نشتر۔ مسٹر غضنفر علی خاں میاں افتخار الدین۔ خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ۔ بیگم شاہنواز۔ سردار شوکت حیات۔ مسٹر فیروز خاں نون۔ لالہ بھیم سین سچر اور سردار اجل سنگھ کے نام قابل ذکر ہیں۔ سندھ اور سرحد کے نمائندے وہی رہیں گے۔ جو ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ممبر تھے۔

گاندھی جی کی طرف سے ہڑتال کی مذمت

نئی دہلی ۲۶ جولائی گاندھی جی نے اپنی پرارتھنا کی تقریر میں ہڑتالوں کی سخت مذمت کی اور اسے ملک کے لئے ایک نہ ختم ہونے والی مصیبت قرار دیا۔ آپ نے ہڑتال کرنے والوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ بجائے ہڑتال کرنے کے دیگر پُرامن ذرائع سے اپنی شکایات دور کرنے کی کوشش کریں۔

پنجاب حد بندی کمیشن کا اجلاس

جماعت احمدیہ کے وکیل کی طرف سے دلائل

لاہور ۲۵ جولائی کل پنجاب حد بندی کمیشن نے پنجاب کی تقسیم کے کیس کی مزید سماعت کی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دلائل پیش کئے ابھی آپ کی تقریر جاری تھی کہ اجلاس ملتوی ہو گیا۔

۲۶ جولائی آج دس بجے صبح پھر حد بندی کمیشن کا اجلاس ہوا۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے ساڑھے دس بجے اپنے دلائل ختم کئے۔ اور سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب سابق جج فیڈرل کورٹ نے مسلم لیگ کے وکیل اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے دلائل پیش کرنے شروع کئے ابھی دلائل جاری تھے۔ کہ اجلاس پرسوں پر ملتوی ہو گیا۔

قادیان اور بٹالہ کے درمیان ریل گاڑی پر مسلح حملہ

چھ اشخاص زخمی ہوئے

امرتسر ۲۵ جولائی۔ آج رات کو جب گاڑی بٹالہ سے قادیان آ رہی تھی۔ تو وڈالہ گرنتھیاں ریلوے سٹیشن کے قریب پچیس تیس اشخاص نے جن میں سے بعض مسلح تھے گاڑی کو روک کر اس پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے ڈرائیور اور پانچ چھ اشخاص زخمی ہوئے۔ فائرمین نے نہایت ہوشیاری سے گاڑی چلا دی۔ اور اس طرح گاڑی کو قادیان لے آنے میں کامیاب ہو گیا۔

پولیس اور فوجی دستوں نے وڈالہ گرنتھیاں کا محاصرہ کر لیا۔ تفتیش کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض مشتبہ اشخاص کو گرفتار کیا جا چکا ہے

ہم انڈونیشیا کی ہر ممکن مدد کریں گے

مسٹر جناح کا بیان

نئی دہلی ۲۶ جولائی آج تیسرے پہر ڈاکٹر سلطان شہریار نے مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی ملاقات کے بعد مسٹر جناح نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ دنیا کا کوئی مہذب ملک اس زیادتی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جو ہالینڈ نے انڈونیشیا کے معاملہ میں کی ہے۔ ہالینڈ نے انڈونیشیا پر حملہ کر کے جمہوریت کی روح کو کچلا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے تمام باشندے انڈونیشیا کی ہر ممکن مدد کریں گے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے مسلمان انڈونیشیا کے سات کروڑ مسلمانوں پر یہ ظلم کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا ہم پوری کوشش کریں گے کہ انجمن اقوام متحدہ میں اس مسئلہ کو پیش کرتے وقت زیادہ سے زیادہ ممالک کو انڈونیشیا کی تائید میں کریں۔

پاکستان صوبوں کے گورنر

نئی دہلی ۲۶ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی حکومت ۹ ارکان پر مشتمل ہو گی۔ جن میں سے دو یا تین ہندو اور ایک اچھوتوں کا نمائندہ ہو گا۔

پاکستان صوبوں کے لئے۔ مندرجہ ذیل اصحاب کو گورنر مقرر کیا جائیگا لارڈ کیرن۔ مشرقی بنگال۔ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ سندھ سر فرانسس موڈی مغربی پنجاب سر جارج کننگھم صوبہ سرحد

البانیہ۔ یوگوسلاویہ اور بلغاریہ میں

ڈکٹیٹر شپ قائم ہے" (امریکن نمائندہ)

نیویارک ۲۶ جولائی اتحادی اقوام کی حفاظتی کونسل میں امریکہ کے نمائندے نے بتایا کہ البانیہ یوگوسلاویہ اور بلغاریہ میں کسی قسم کی شہری آزادی نہیں ہے۔ اور عملاً ڈکٹیٹر شپ قائم ہے آپ نے کہا حفاظتی کونسل کا فرض ہے۔ کہ وہ ان ممالک کو تنبیہ کرے تاکہ آئندہ بلقان کے ممالک میں نئے جھگڑے پیدا نہ ہوں۔ آپ نے سرحدوں کی نگہداشت کرنے کے لئے بین الاقوامی انتظام کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس انتظام سے تمام ممالک کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ انہیں صرف اپنے اندرونی معاملات طے کرنے چاہئیں۔ دیگر ممالک کے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہئیے

لیگ اور کانگرس کی کولیشن وزارتیں

قائم ہونیکا امکان

نئی دہلی ۲۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان اس سوال پر بات چیت ہو رہی ہے کہ صوبوں اور مرکز میں مسلم لیگ اور کانگرس کی کولیشن وزارتیں قائم کی جائیں۔ امید ہے کہ یہ بات چیت کامیاب رہے گی۔ اور بہت جلد دونوں حکومتوں کی طرف سے اس سلسلے میں مشترکہ اعلان جاری کر دیا جائے گا۔